فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارُالافتاء جامعہ نعیمیہ

کیا ہر صحابی پر ایمان لانا ارکانِ ایمان میں داخل ہے

سوال:

اسلامی عقائد وایمانیات کتنے ہیں، اللہ تعالیٰ پر، اس کے ہر ایک فرشتے، ہر ایک کتاب، ہر ایک نبی، قیامت کے دن اور تقدیر پر ایمان لانے کے علاوہ آخری نبی رسول اللہ ﷺ کے ہر ایک صحابی پر ایمان لانا ارکان ایمان میں داخل ہے، سائل کا استفتاء ہر ایک صحابی کے صحابی ہونے پر ایمان رکھنے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ ہر ایک صحابی پر ایمان لانے کے بارے میں ہے۔(مولانا خطیب الرحمن، یوکے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب

اسلامی عقائد کا بیان قرآنِ کریم کی متفرق آیات میں موجود ہے، ذیل میں ہم دو آیاتِ مبارکہ درج کررہے ہیں:

(۱)''لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ''۔

ترجمہ:''نیکی (کا مرتبۂ کمال) یہ نہیں کہ تم اپنا رُخ مشرق یا مغرب کی جانب پھیر دو، ہاں! (کامل) نیکی اُس شخص کی ہے جو اللہ، قیامت کے دن، فرشتوں، (الہامی) کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے، (البقرہ:177)''۔

(۲)''اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ''۔

ترجمہ:''رسول اُس (کلام) پر ایمان لائے جو اُن کی طرف اُن کے رب کی جانب سے نازل ہوا اور مومن (بھی ایمان لائے)، سب ایمان لائے اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے) ایمان لائے کہ ہم (ایمان لانے میں) اس کے رسولوں میں کوئی امتیاز نہیں برتتے اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں اور (ہمیں) تیری ہی طرف لوٹنا ہے، (البقرہ:285)''۔

سورۃ البقرہ:4 میں آخرت پر یقین رکھنے کا بھی ذکر ہے۔ موت کے برحق ہونے اور تقدیر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ''۔

(جاری ہے۔۔۔۔)

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا۔کراچی
نوٹ: کسی بھی مسئلے کی تصدیق کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

ترجمہ:''تم جہاں کہیں بھی ہو،موت تم کو پالے گی،خواہ تم مضبوط قلعوں میں (محفوظ)ہو،اور اگر اُن کو کچھ اچھائی پہنچے تو کہتے ہیں: یہ اللہ کی جانب سے ہے اور (اے رسول!) اگر اُن کو کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں: یہ آپ کی طرف سے ہے،آپ کہیے: ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے،تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ یہ کوئی بات سمجھ نہیں پاتے،(اے مخاطب!) تم کو جو اچھائی پہنچتی ہے،سو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور تم کو جو برائی پہنچتی ہے،تو وہ تمہاری ذات کے سبب ہے،(النساء:79-78)''۔

ہمارے ہاں جو ابتدائی قاعدے یا نماز کی کتاب پڑھائی جاتی ہے،اُن میں انہی مسلّمہ عقائد کو ایمانِ مُجمَل اور ایمان مُفصَّل کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے،یہ تو معلوم نہیں ہے کہ ابتدا میں اسے کن صاحبِ علم نے ان عنوانات سے مرتّب کیا،لیکن یہ بہر حال قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں اور معنوی طور پر بالکل درست ہیں۔جن کتبِ الٰہی کے نام قرآنِ مجید میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں،اُن پر تعیین کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے اور باقی کتبِ سماوی پر اجمالی طور پر ایمان لانا ضروری ہے،قرآنِ کریم میں سورۃ الاعلیٰ میں صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى''علیہما السلام'' کا بھی اجمالاً تذکرہ کیا گیا ہے۔اجمالی ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں مختلف ادوار میں نازل فرمائیں،وہ سب حق ہیں،اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ''۔

ترجمہ:''اور بے شک ہم نے (وقتاً فوقتاً) آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور ہم نے بعض کے حالات آپ کے سامنے بیان کیے ہیں اور بعض کے حالات بیان نہیں کیے،(المومن:78)''۔

سو جن انبیائے کرام اور رُسُلِ عظام کے اسمائے مبارکہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں تعیین کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں،اُن پر نام بنام اور تعیین کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے اور جن انبیائے کرام کے اسمائے مبارکہ قرآن وحدیث میں بیان نہیں ہوئے،اُن پر اجمالاً ایمان لانا ضروری ہے۔بعض روایات کی رُو سے انبیائے کرام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا کم وبیش)،رُسلِ عظام کی تعداد تین سو تیرہ (یا کم وبیش) اور الہامی کتابوں اور صحیفوں کی تعداد ایک سو دس (یا کم وبیش) ہے،وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

اسی طرح ملائکہ میں سے بعض کے نام قرآنِ کریم میں مذکور ہیں،جن میں چار ملائک کا تذکرہ واضح طور پر آیا ہے،بعض کا حاملینِ عرش کے طور پر آیا،بعض کا ملائکۃ المقرّبین کے نام سے ذکر آیا ہے،بعض کا کراماً کاتبین کے طور پر آیا ہے،جہنم کے نگہبان فرشتے کا نام مالک بتایا گیا ہے وغیرہم۔اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی حقیقی اور قطعی تعداد قرآنِ کریم یا احادیثِ صحیحہ میں بیان نہیں فرمائی گئی،اس لیے اُن سب پر اجمالاً ایمان لانا ضروری ہے۔

ہر صحابی پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے،جن کی صحابیت احادیث وروایات سے ثابت ہو،انہیں صحابیِ رسول ماننا لازم ہے اور ہوسکتا ہے کہ کئی ایسے صحابہ وصحابیات ہوں جن کے اسمائے گرامی احادیث وآثار میں مذکور نہیں ہیں،اُنہیں اجمالی طور پر ماننا لازم ہے۔اگر ہم یہ کہیں کہ ہر صحابی پر ایمان لانا ضروری ہے،تو کسی صحابی کی صحابیت سے انکار پر کفر لازم آئے گا۔بعض صحابۂ کرام کی طرف قرآنِ کریم میں اشارات موجود ہیں،بطورِ خاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ سفرِ ہجرت کے موقع پر غارِ ثور کے حوالے سے قرآن میں بیان فرمایا اور''صَاحِب'' کہہ کر اُن کا ذکر کیا گیا ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ اس کے مصداق وہی ہیں،یہاں تک کہ اہلِ تشیّع بھی اس کا انکار نہیں کرسکتے،کیونکہ غار میں آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور تھا ہی نہیں اور اس آیت میں چھ مرتبہ اُن کا ذکر ہوا ہے۔

(جاری ہے۔۔۔۔)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ التوبہ:40 کی تفسیر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور خصائص کی من جملہ وجوہ میں سے لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا وصف بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحب ہیں اور یہ اُن کی کمالِ فضیلت پر دلالت کرتا ہے، حسین بن فضیل بَجَلی نے کہا: جو ابوبکر کی صحابیت کا انکار کرے، وہ کافر ہے، کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے: ''إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ'' کا مصداق ابوبکرِ صدیق ہی ہیں اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کا وصف ''صاحِب'' بتایا''۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''اس آیت (التوبہ:40) میں اللہ تعالیٰ نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ حضرت ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحب ہیں اور یہ نصِ قطعی ہے، اس کا انکار کفر ہے اور تمام صحابہ میں صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحابیت منصوص ہے اور آپ کے صحابی ہونے کا انکار کفر ہے، (تبیان القرآن، ج:5، ص:141)''۔

امام احمد رضا قادری نے لکھا ہے: ''یہ فقہائے کرام کے نزدیک ہے، متکلمین یعنی ماہرینِ علم العقائد کے نزدیک کفر نہیں ہے، (جدُّ المُمتار، ج:3، ص:42)''۔

سورۃ الاحزاب میں حضرت زید کا نام کے ساتھ ذکر ہوا، بعض دیگر اجلّہ صحابۂ کرام کو بھی بعض آیات کا مصداق قرار دیا گیا ہے، مہاجرین وانصار، اہلِ بدر واُحد، بیعتِ رضوان، فتحِ مکہ ودیگر غزوات کے حوالے سے صحابۂ کرام کا ذکر متعدد مقامات پر قرآنِ مجید میں ہے، چند آیاتِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

(۱) ''لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا''۔

ترجمہ: ''بے شک اللہ ایمان والوں سے اس وقت راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، سو اللہ جانتا تھا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے، پس اللہ نے ان کے دلوں پر طمانیت نازل فرمائی اور ان کو عنقریب آنے والی فتح کا انعام دیا، (الفتح:18)''۔

(۲) ''وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝''۔

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور ان کی نصرت کی، یہی لوگ برحق مومن ہیں، ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا، سو وہ بھی تم میں سے ہیں اور اللہ کی کتاب میں قرابت دار (بہ طور وراثت) ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، (الانفال:74-75)''۔

(۳) ''لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۚ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝''۔

ترجمہ: ''(اے مسلمانو!) تم میں سے کوئی بھی ان کے برابر نہیں ہوسکتا جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور (کافروں سے) قتال کیا، ان کا (ان مسلمانوں سے) بہت بڑا درجہ ہے جنہوں نے بعد میں (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور (کافروں سے) قتال کیا، اللہ نے ان سب سے اچھے انجام کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تمہارے تمام کاموں کی خوب خبر رکھنے والا ہے، (الحدید:10)''۔

(جاری ہے----)

(۴) ’’وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ‘‘۔

ترجمہ: ’’اور مہاجرین اور انصار میں سے (نیکی میں) سبقت کرنے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے اور جن مسلمانوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے دریا بہتے ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے، (التوبہ:100)‘‘۔

(۵) ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا‘‘۔

ترجمہ: ’’محمد اللہ کے رسول ہیں، جو ان کے اصحاب ہیں کفار پر بہت سخت ہیں، آپس میں نرم دل ہیں، (اے مخاطب!) تو ان کو رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں، ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان (انوار) ہیں، ان کی یہ صفت تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی صفت یہ ہے: جیسے ایک کھیتی ہو، اس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اس نے طاقت پکڑی، پھر وہ دبیز ہوئی، پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کاروں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کے دل جلیں، ان میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، اللہ نے ان سے بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے، (الفتح:29)‘‘۔

لیکن یہ ذکر عمومی اعتبار سے ہے، ہر صحابی کا ذکر شخصی طور نہیں ہے، اس لیے ان میں سے ہر ایک کی صحابیت کا شخصی طور پر اعتقاد رکھنا ضروریاتِ دین میں سے نہیں ہے، لیکن جملہ انبیائے کرام علیہم السلام کی طرح اجمالی اعتقاد یقیناً ہے۔ الغرض صحابہ کرام کے عمومی فضائل قرآنِ کریم میں مذکور ہیں، اُن پر سبّ وشتم اور تبرّا کرنے والا ضالّ، مُضِلّ اور مبتدع ہے۔

21 اگست 2023ء

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

دارالافتاء